49886-کیا مسجد کے لیے وقف شدہ کتابیں کسی ایک مسجد سے دوسری مسجد منتقل کرنی جائز ہیں؟

سوال

کیا ایک مسجد میں موجود کتابیں کسی دوسری مسجد منتقل کرنی جائز ہیں؟

یہ کس طرح ہو سکتی ہیں، اور کسے حق حاصل ہے؟ اور کیا اس کے لیے کچھ شرائط بھی ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول:

اصل تو یہی ہے کہ کسی معین اور خاص
مسجد کے لیے وقف کردہ اشیاء کسی اور طرف منتقل نہیں ہو سکتیں، کیونکہ مالک نے وہ
اشیاء اس معین مسجد کے لیے وقف کی ہیں، چنانچہ کسی اور مسجد منتقل کرنا جائز نہیں.

دوم:

بعض علماء کرام نے کسی اور مسجد کی
طرف منتقل کرنا ایک شرط کے ساتھ اجازت دی ہے اور صحیح بھی یہی ہے اس مسجد میں
رہنے سے دوسری مسجد منتقل کرنا لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو.

مثلا اگر دوسری مسجد میں ان کتابوں
سے فائدہ اٹھانے والے لوگ پہلی مسجد سے زیادہ ہوں.

یا پھر وہاں طالب علموں اور داعی
حضرات کا ایک گروپ ہو جو ان کتابوں سے مستفید ہوں اور دوسروں کو فائدہ پہنچائیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں:

"وقف کرنے والے کی شرط کو اس سے
بہتر میں بدلنا جائز ہے، چاہے یہ وقت مختلف ہونے سے مختلف بھی ہو جائے، حتی کہ اگر

اس نے فقھاء پر وقف کی ہو... اور لوگ جھاد کے محتاج ہوں تو یہ فوجیوں کو دے دی
جائیگی " انتہی

الاختیارات صفحہ نمبر (176).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی
وقف کرنے والے کی کچھ شروط کو اس سے بہتر شروط میں بدلنے کے متعلق کہتے ہیں :

" اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف
ہے :

بعض علماء کہتے ہیں کہ : اگر وقف کرنے
نے وقف میں کچھ شروط رکھی ہوں، اور وقف کا نگران دیکھے کہ اس شرط کے علاوہ کوئی اور
بندوں کے لیے زیادہ نفع مند ہے، اور اس میں زیادہ اجروثواب ہے تو اسے دوسری شرط میں
تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اور بعض علماء کرام نے ایسا کرنے سے
منع کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

اس شخص نے یہ وقف کردہ چیز اپنی
ملکیت سے کسی خاص وجہ سے خارج کی ہے، چنانچہ اس کی ملکیت میں اس کے بتائے ہوئے
طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ پر تصرف کرنا جائز نہیں.

لیکن اسے جائز قرار دینے والوں کا
کہنا ہے :

اصل میں وقف نیکی اور احسان کے لیے
ہے، چنانچہ جو زیادہ نیکی اور زیادہ احسان کا باعث ہو وہ وقف کرنے والے کے لیے
زیادہ فائدہ مند ہے.

انہوں نے دلیل یہ دی ہے کہ : فتح مکہ
کے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی نے آپ کو فتح مکہ سے نوازا تو میں بیت

المقدس میں نماز ادا کرونگا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یہاں نماز ادا کرلو"

اس شخص نے پھر وہی بات کی تو رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"یہاں نماز ادا کرلو"

اس نے پھر وہی بات دہرائی تو رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یہاں نماز ادا کرلو"

تو اس شخص نے پھر وہی بات دہرائی
چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : پھر تیری مرضی "

وقف نذر کے مشابہ ہے، چنانچہ جب رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے والے اس سے بہتر کی طرف منتقل ہونے کی اجازت
دی ہے تو پھر وقف کرنے والا بھی اسی طرح ہے.

اور یہی قول صحیح ہے کہ جب کسی خاص
اور معین پر وقف نہ ہو تو وقف کرنے والے کی شرط اس سے بہتر اور افضل شرط میں بدلی
جا سکتی ہے.

لیکن اگر وقف کسی خاص اور معین شخص
کے لیے ہو تو پھر اسے کسی افضل جگہ میں تبدیل کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ معین وقف
ہے چنانچہ یہ معین اور خاص شخص کے حق سے تعلق رکھتا ہے، اس لیے اسے تبدیل یا تحویل
کرنا ممکن نہیں " انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں : الشرح الممتع (9/560–
561).

سوم :

اور رہا مسئلہ یہ اسے منتقل کرنے کا
حقدار کون ہے ؟

تو یہ اس وقف کا نگران یعنی اس کا
ذمہ دار جسے ان کتابوں کو وقف کرنے والے کی طرف سے متعین کیا گیا ہے وہی منتقل کرنے
کا حق رکھتا ہے ، اور اگر وہ نگران نہیں تو پھر ان کتب کا ذمہ دار محکمہ مثلا اسلامی
ممالک میں وزارت اوقاف کو حق حاصل ہے .

واللہ اعلم .